

از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 28 اپریل، 1964

کمشنر آف انکم ٹیکس، پٹنہ

بمقابلہ

رانی بھوانیشوری کور

کے سہاراؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سکری، جسٹسز

انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (1922 کا 11) دفعہ 16 (1) (c) اور اس کی شق تین۔ ٹیکس دہندہ کے ذریعے ٹرسٹ کی شرط۔ ٹرسٹ کے مستفیدین ٹیکس دہندہ اور دیگر افراد ہیں۔ ٹرسٹ اور چھ سال کے اندر منسوخ کرنے کے قابل۔ اگر ٹرسٹ کی آمدنی کو ٹیکس دہندہ کی آمدنی کے حصے کے طور پر شامل کیا جاسکتا ہے۔

"ٹیکری راج" کے نام سے مشہور ایک اسٹیٹ کے ٹیکس دہندہ (مدعا علیہ) مالک نے 20 جنوری 1941 کو ٹرسٹ کا ایک معاہدہ انجام دیا جس کے تحت "ٹیکری راج" اور اس کی ملکیت کے کچھ زمینداروں کو ٹرسٹ میں رکھے جانے والے کچھ نامزد ٹرسٹیز کو آگاہ کیا گیا، بشرطیکہ اس میں مخصوص شرائط ہوں۔ یہ دستاویز ٹیکری راج کے قرضوں کو ختم کرنے کے مقصد سے بنایا گیا تھا۔ اس دستاویز کے تحت مستفید ہونے والے آباد کار، اس کے شوہر اور اس کے پانچ بیٹے تھے۔ اس اصل دستاویز میں 22 دسمبر 1941 کو ترمیم کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی۔ 20 جنوری 1941 کے ڈیڈ آف ٹرسٹ کی اصل شق 43 میں یہ فراہم کیا گیا تھا کہ آباد کار اپنی زندگی کے دوران کسی بھی وقت مکمل یا جزوی طور پر ٹرسٹ یا دستاویز کی کسی بھی شرط کو منسوخ یا تبدیل کر سکتا ہے لیکن کچھ قرضوں اور واجبات کی ادائیگی اور ادائیگی سے پہلے نہیں۔ اصل دستاویز کی شق 43 میں بعد میں 45 ویں شق کے ذریعے ترمیم کی گئی جسے 12 جنوری 1942 کے ترمیم کے دستاویز کے ذریعے شامل کیا گیا۔ ترمیم کے دستاویز کی شق 45

کے مطابق منسوخی کا حق اس وقت تک قابل استعمال نہیں تھا جب تک کہ درجہ نگہ کے مہاراجادھی راج کے حق میں تھیرکا پٹہ اور کیپٹن مہاراج کمار گوپال سرن نارائن سنگھ اچھے اور موثر نہیں رہے۔ یہ مشترکہ بنیاد تھی کہ درجہ نگہ کے مہاراجادھی راج کے حق میں لیز 1965 تک اور کیپٹن مہاراج کمار گوپال سرن نارائن سنگھ کے حق میں لیز 1954 تک ہونی تھی۔

ٹیکس دہندہ کو سال 1947-48 کے لیے انکم ٹیکس کا اندازہ لگانے میں، انکم ٹیکس افسر نے ٹرسٹ کی آمدنی کو اس کی کل آمدنی میں شامل کیا۔ معاملہ ہائی کورٹ تک گیا اور ہائی کورٹ نے انکم ٹیکس افسر کے ذریعے منظور کردہ تشخیص کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ چونکہ ٹرسٹ چھ سال کی مدت کے لیے منسوخ کرنے کے قابل نہیں تھا، اس لیے مستفیدین (ٹیکس دہندہ کے علاوہ) کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی ٹیکس دہندہ کی آمدنی کے طور پر اس وقت تک ٹیکس کے قابل نہیں تھی جب تک کہ منسوخ کرنے کا اختیار اس کے حق میں نہ آجائے۔ اپیل کنندہ نے ہائی کورٹ کے ذریعے منظور کردہ حکم کے خلاف خصوصی اجازت حاصل کی۔ اس لیے اپیل۔

اس عدالت کے سامنے غور کے لیے بنیادی سوال یہ تھا کہ آیا ٹیکس دہندہ کے علاوہ مستفیدین کو موصول ہونے والی آمدنی کو قانون کی دفعہ 16(1)(c) کے تحت ٹیکس دہندہ کی کل آمدنی میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

حکم ہوا: (i) انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16(1)(c) کی تیسری شق کے لحاظ سے اصل شق کے عمل سے خارج ہوتا ہے جو صرف آمدنی کا وہ حصہ ہے جو تصفیے کے دستاویز کے تحت کسی بھی شخص کے سامنے آتا ہے: اگر آمدنی کا کچھ حصہ مقررہ شرائط کے تحت نہیں آتا ہے یا آباد کار کے پاس آمدنی کا کوئی حصہ براہ راست یا بالواسطہ سود میں ہے، تو یہ ٹرسٹ کے پورے دستاویز کو اپنے پروٹیکشن سے نہیں ہٹاتا ہے۔ تیسرا پروویسو اس آمدنی کو خارج کرنے کے لیے کام نہیں کرتا جو آباد کار کو مستفید کے طور پر ٹیکس کی ذمہ داری سے ملتی ہے۔

(ii) ایکٹ کے سیکشن 16(1)(c) کی تیسری شق تصفیے، تصفیے یا منتقلی کے سلسلے میں کام کرتی ہے جو اس شق کے مقصد کے لیے پہلی شق کے ذریعے قابل منسوخی ہیں۔

(iii) انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16-(1)(c) پر تیسری شق کے اطلاق کے لیے دو شرائط ضروری ہیں: (i) ٹرسٹ کو 6 سال سے زیادہ کی مدت کے لیے یا مستفید کی زندگی کے دوران منسوخ نہیں کیا جانا چاہیے اور (ii) آباد کار یا تقسیم کار کو مستفید کو دی گئی آمدنی سے براہ راست یا بالواسطہ فائدہ نہیں ہونا چاہیے۔ دو شرائط کا اثر یہ ہے کہ، آمدنی کا وہ حصہ جو تصنیف کی وجہ سے کسی بھی شخص کو پیدا ہوتا ہے جو چھ سال کی مدت کے لیے منسوخ نہیں ہوتا ہے یا جو مستفید کی عمر کے دوران منسوخ نہیں ہوتا ہے، آباد کار کی آمدنی میں شامل نہیں کیا جائے گا، بشرطیکہ ایسے شخص کی آمدنی سے آباد کار کو کوئی فائدہ حاصل نہ ہو؛ براہ راست یا بالواسطہ۔

ٹرسٹ کے دستاویز کی تعمیر پر یہ قرار دیا گیا کہ ایکٹ کی دفعہ 16(1)(c) کے ذریعہ فراہم کردہ چھ سال کے اندر یہ دستاویز منسوخ نہیں کیا جاسکتا۔
رام جی کیشو جی، بمقابلہ کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی، 13 آئی ٹی آر 105، پر انحصار کیا۔

(iv) اس معاملے کے حقائق پر یہ مؤقف اختیار کیا گیا کہ قانون کی دفعہ 16(1)(c) کی تیسری شق کی بنیاد پر ٹیکس دہندہ کے علاوہ ٹرسٹ کے دستاویز کے تحت مستفیدین کو موصول ہونے والی آمدنی، جب تک ٹیکس دہندہ کے پاس منسوخی کا اختیار پیدا نہیں ہوتا، اسے انکم ٹیکس کی تشخیص کے مقصد کے لیے ٹیکس دہندہ کی آمدنی نہیں سمجھا جاسکتا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار کا عدالتی فیصلہ: سال 1963 کی دیوانی اپیل نمبر 620-1957 کے ایم جے سی نمبر 497 میں پٹنہ ہائی کورٹ کے 9، 1961 کے فیصلے اور فرمان سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

اپیل کنندہ کی طرف سے این ڈی کرکھانیس اور آراین سچتے۔
جواب دہندہ کی طرف سے سر جو پر ساد، بی ڈی سنگھ اور ڈی گو بردھن۔

28 اپریل 1964۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے سنایا گیا

Rani - J، SHAH، بھوونیشوری کیور۔ جسے بعد میں 'ٹیکس دہندہ' کہا جاتا ہے، 'ٹیکاری راج' کے نام سے مشہور ایک اسٹیٹ میں سات سولہویں حصص کی مالک تھی، جسے وہ اسٹیٹ اپنے والدین سے وراثت میں ملی تھی۔ ٹیکس دہندہ نے بعد میں راج کے بقیہ سولہویں حصص کا

ایک بڑا حصہ خرید کر حاصل کیا۔ ٹیکس دہندہ کے پاس موجود جائیداد پر بہت زیادہ بوجھ تھا، اور قرضوں کو ختم کرنے کا انتظام کرنے کے لیے ٹیکس دہندہ نے 20 جنوری 1941 کو ٹرسٹ کا ایک معاہدہ انجام دیا، جس کے تحت ٹیکس دہندہ کی ملکیت والی ٹیکری راج اور کچھ زمیندار جائیدادوں کو ٹرسٹ میں رکھے جانے والے کچھ نامزد ٹرسٹیز کو بھیج دیا گیا، بشرطیکہ اس میں مخصوص شرائط ہوں۔ قرضوں کی ادائیگی کے بعد دستاویز کے تحت سب سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ٹیکس دہندہ، اس کے شوہر اور اس کے پانچ بیٹے تھے۔

دستاویز کی 23 ویں شق کے ذریعے یہ ہدایت دی گئی تھی کہ کچھ ادائیگیاں کرنے کے بعد ٹرسٹی خالص کرایوں، اجرا اور اس کے منافع کے اضافی حصے کو شق میں بیان کردہ تناسب میں تقسیم کریں گے۔ 24 ویں اور 25 ویں شقوں میں مستفیدین میں سے کسی کی موت کی صورت میں فائدہ مند سود کی منتقلی سے متعلق تھا۔ 41 ویں شق کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا تھا کہ شیڈول D میں طے شدہ قرضوں اور واجبات کے بعد۔ اس دستاویز کی ادائیگی کی گئی اور اسے خارج کر دیا گیا، آباد کار (ٹیکری قلعوں کی دیکھ بھال اور دیکھ بھال، درگا پوجا کی پابندی اور اس میں بیان کردہ دیگر مقاصد کے لیے دستاویز کے تحت تباہ شدہ کچھ دیہاتوں کا مستقل اعتماد بنانے کا حقدار ہوگا، اور آباد کار کی ادائیگی اور شیڈول D میں طے شدہ قرضوں اور واجبات کی ادائیگی سے پہلے موت کی صورت میں، اور شمار کردہ مقاصد کے لیے کوئی مستقل ٹرسٹ بنائے بغیر، آباد کار نے شیڈول D میں مذکور قرضوں کی ادائیگی کے بعد ٹرسٹیز کو حکم دیا۔ روپے کی خالص آمدنی حاصل کرنے والی جائیداد کو الگ کرنے کے لیے ٹیکری قلعوں کی مرمت، درگا پوجا کے جشن اور دیگر مخصوص مقاصد سے متعلق اخراجات کو پورا کرنے کے لیے مستقل ٹرسٹ کا فنڈ بنانے کے لیے 20,000 روپے۔ 42 ویں شق کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا تھا کہ دستاویز کے تحت ٹرسٹ شیڈول D میں طے شدہ قرضوں اور واجبات کی ادائیگی کے بعد ختم ہو جائے گا یا بیٹوں میں سے آخری کی موت کے بعد، جو بھی واقعہ آخری ہو، اور 43 ویں شق کے تحت یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ اگر اس دستاویز کے تحت مستفید ہونے والوں میں سے کوئی یا مستقبل میں ان کے وارث 6 دسمبر 1939 کے دوبارہ لیز کے معاہدے کو چیلنج کریں گے، جسے آباد کار نے

اپنے شوہر کے حق میں انجام دیا تھا اور اس کے تحت کی گئی کارروائی، تو مذکورہ مستفید اس طرح کا اعتراض کرنے پر اس دستاویز کے تحت مستفید ہونے کے اپنے حق سے محروم ہو جائے گا۔ یہ بھی فراہم کیا گیا تھا کہ اگر کسی مستفیدین کی طرف سے یا معاہدے کے تحت عائد کردہ معاہدوں یا شرائط اور حدود کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو وہ ٹرسٹ کی جائیداد کے کرایوں، اجرا یا استعمال میں کسی بھی رقم یا کسی حصے کا حقدار نہیں ہوگا اور اسے مستفیدین کے زمروں سے خارج سمجھا جائے گا اور کرایہ، مسائل اور منافع کے اس کے حصے کو آباد کار اپنی پوری صوابدید کے مطابق نمٹائے گا یا اس سے لطف اندوز ہوگا، بشرطیکہ آباد کار اپنی زندگی کے دوران کسی بھی وقت کسی بھی قابل واپسی یا ناقابل تہتیب دستاویز کے ذریعے ٹرسٹ یا دستاویز کی کسی بھی دفعات کو مکمل یا جزوی طور پر منسوخ یا تبدیل کر سکتا ہے، لیکن ادائیگی اور خارج کرنے سے پہلے نہیں، اور مزید فراہم کی کہ ٹرسٹ کی اس طرح کی منسوخی کے باوجود دستاویز کے تحت کیا گیا تصفیہ اس میں بیان کردہ ضبط کی شق کے تابع اچھا اور موثر رہا۔

اس دستاویز میں 22 دسمبر 1941 کو ترمیم کے ایک دستاویز کے ذریعے ترمیم کی گئی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ ٹرسٹ کے دستاویز میں فریق ہونے والے تمام فی بیٹوں کی رضامندی سے، یہ ہدایت کی گئی تھی کہ ٹیکس دہندہ کی زندگی کے دوران کسی بھی وقت ٹرسٹ یا ٹرسٹ کے دستاویز کی کسی بھی شق کو مکمل یا جزوی طور پر منسوخ کرنے یا تبدیل کرنے کا اختیار تھا، لیکن اس طرح نہیں کہ قرضوں اور واجبات کی ادائیگی اور ادائیگی کو متاثر کیا جائے جیسا کہ شیڈول D میں ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں ٹرسٹ کے اصل دستاویز کو اس طرح پڑھا اور سمجھا جائے گا جیسے کہ اس میں تصفیہ کار (ٹیکس دہندگان) کو اس کی زندگی کے دوران دستاویز کے ذریعے مکمل یا جزوی طور پر ٹرسٹ یا مذکورہ ٹرسٹ کی کسی بھی شق کو منسوخ کرنے یا تبدیل کرنے کا اختیار حاصل ہو، لیکن اس طرح نہیں کہ شیڈول D میں مذکور قرضوں اور واجبات کی ادائیگی اور ادائیگی کو متاثر کرے۔

ایک اور دستاویز جسے ترمیم کا دستاویز کہا جاتا ہے، ٹیکس دہندہ کے ذریعے 12 جنوری 1942 کو انجام دیا گیا۔ اس دستاویز کے ذریعے اصل دستاویز کے پیرا گراف 22، 32،

33، 35، 36 اور 37 کو منسوخ کر دیا گیا اور پیرا گراف 23، 24 اور 42 سمیت دیگر پیرا گراف میں ترمیم اور ترمیم کی گئی اور پیرا گراف 42 (a)، 44 اور 45 کو شامل کیا گیا۔ پیرا گراف 23 کی ترمیم کے ذریعے ٹرسٹ پراپرٹی کے زائد کرایہ، ایٹوز اور منافع کو سات مساوی حصص میں تقسیم کیا جانا تھا اور شق میں کی گئی ترمیم کے ذریعے۔ 24 یہ شرط رکھی گئی تھی کہ بیٹوں میں سے کسی کی موت کی صورت میں، کرایے، اجرا اور منافع کا اس کا حصہ اس کے وارث یا وارثوں کو قابل ادائیگی ہو جائے گا۔ پیرا گراف 42 میں ترمیم کے ذریعے یہ فراہم کیا گیا تھا کہ دستاویز کے تحت ٹرسٹ ٹرسٹ کے قرضوں اور واجبات کی ادائیگی کے بعد ختم ہو سکتا ہے جو اس کے بعد بقایا ہوں گے یا در بھنگہ کے مہاراجا دھی راج کے حق میں یا کیپٹن کے حق میں تھیرکالیز کے بجھ جانے کے بعد۔ ٹیکری کے مہاراج کمار گوپال سرن نارائن سنگھ، جو بھی واقعہ آخری پیرا گراف 42 (a) میں پیش آئے گا، بشرطیکہ پیرا گراف 41 میں بیان کردہ دفعات پر عمل درآمد کے بعد اور جب پیرا گراف 42 میں طے شدہ آخری ہنگامی صورتحال پیدا ہو گئی ہو، تو مستفیدین یا وارث یا مفاد میں جانشین یا ان میں سے ایسے مفاد میں نمائندے جنہوں نے دستاویز کے تحت کسی بھی مستفیدین سے کوئی حق حاصل کیا ہو، ٹرسٹ کی جائیداد کو اپنے حصص کے مطابق تقسیم کرنے کے حقدار ہوں گے۔ پیرا گراف 45 کا مادی حصہ فراہم کرتا ہے:

"یہ کہ ان تحائف کے تحت کیا گیا تصفیہ مستقل، ناقابل تبدیلی اور ناقابل تنسیخ ہوگا جہاں تک ان تحائف کے تحت پیدا کردہ سود کا تعین کیا گیا ہے، لیکن ہر مستفید کو اپنے حصص کے بارے میں منتقلی یا جانشینی کے بارے میں کسی بھی قسم کا انتظام کرنے یا اس طرح کی علیحدگی کرنے کا مکمل حق حاصل ہوگا، جو وہ مناسب سمجھے، لیکن ان تحائف کے تحت بنایا گیا ٹرسٹ اس وقت تک ناقابل تنسیخ ہوگا جب تک کہ ٹرسٹ کی جائیداد پر موجود تمام واجبات بشمول مکمل طور پر ادا نہیں کیے گئے ہیں یا خارج نہیں کیے گئے ہیں یا جب تک کہ تھکا در بھنگہ کے معزز مہاراجا دھی راج یا کیپٹن کے حق میں لیز پر دیتا ہے۔

مہاراج کمار گوپال سرن نارائن سنگھ اچھے اور موثر رہیں گے جو بھی واقعہ آخر میں ہوگا۔

بشرطیکہ ہمیشہ 20 جنوری 1941 کے ٹرسٹ کے معاہدے کے پیرا گراف 43 کو اس پیرا گراف کے تابع پڑھا جائے گا۔

تشخیص کے سال 1947-48 کے لیے تشخیص کی کارروائی میں انکم ٹیکس آفیسر، گیا۔ پالاموسرکل، گیا نے ٹیکس دہندہ کی اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ ٹرسٹ کے تحت آمدنی تصفیے کے دستاویز کے تحت ٹرسٹیز کے ہاتھوں میں قابل ٹیکس ہے اور انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 16(1)(c) کی دفعات کو لاگو کرتے ہوئے، ٹرسٹ کی آمدنی کو ٹیکس دہندہ کی آمدنی کے حصے کے طور پر ٹیکس میں لایا گیا۔ انکم ٹیکس افسر کی طرف سے منظور کردہ حکم کی تصدیق اپیلیٹ اسٹنٹ کمشنر کو اپیل میں کی گئی تھی، لیکن انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل نے اس حکم کو الٹ دیا۔ ٹریبونل نے مشاہدہ کیا کہ "منسوخی میں وہ واپس لینا شامل ہے جو ایک بار دیا گیا تھا، لیکن موجودہ معاملے میں ٹیکس دہندہ کی طرف سے ایسا کچھ نہیں کیا گیا جس کے ذریعے یہ کہا جاسکے کہ اس نے وہ واپس لے لیا ہے جو اس نے ٹرسٹ کے اصل دستاویز کے ذریعے دیا تھا"، اور اس لیے ٹرسٹ قابل واپسی ٹرسٹ نہیں تھا جیسا کہ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16(1)(c) میں غور کیا گیا ہے۔

پٹنہ میں ہائی کورٹ آف جوڈیکلچر نے ایکٹ کی دفعہ 66(2) کے تحت انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل کو ایک کیس بیان کرنے اور درج ذیل سوالات کا حوالہ دینے کی ہدایت کی:

(i) کیا ٹیکس دہندہ کی طرف سے بنایا گیا ٹرسٹ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16(1)(c) کے معنی میں قابل واپسی ٹرسٹ ہے؟

(ii) کیا جائیداد سے ہونے والی آمدنی جو کہ زیر بحث تصفیے کا موضوع ہے (1) کو ٹیکس دہندہ کی آمدنی سمجھا جاسکتا ہے۔ 16(1)(c) انکم ٹیکس ایکٹ کا؟

ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ 20 جنوری 1941 کا ٹرسٹ کا دستاویز (جیسا کہ 12 جنوری 1942 کے بعد کے دستاویز میں ترمیم کی گئی ہے) انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 16(1)(c) کے معنی میں ایک منسوخ ٹرسٹ تھا، لیکن اس کی تشکیل کی تاریخ سے چھ سال تک منسوخ

نہیں کیا جا رہا تھا، دفعہ 16(1)(c) کی تیسری شق کی وجہ سے جو نہ صرف دفعہ 16(1) (c) کی بنیادی دفعات کو کنٹرول کرتی ہے بلکہ اس دفعہ کی پہلی شق کو بھی کنٹرول کرتی ہے، ٹرسٹ کے دستاویز کے تحت مستفیدین (آباد کار کے علاوہ) کو موصول ہونے والی آمدنی ٹیکس دہندہ کی آمدنی میں شامل کرنے کی ذمہ دار نہیں تھی۔ ہائی کورٹ نے اس کے مطابق ہدایت دی کہ ٹرسٹ کی جائیداد کی آمدنی جو ٹرسٹ کے تصفیے کا موضوع ہے، سیکشن 16(1)(c) کی تیسری شق کے تحت ٹیکس کے لیے ذمہ دار نہیں ہے، بلکہ صرف اس وقت تک جب تک کہ دستاویز کے ذریعے دی گئی منسوخی کا اختیار ٹیکس دہندہ کے ذریعے ٹرسٹ کے دستاویز کی شرائط کے تحت استعمال نہیں کیا گیا تھا۔ ہائی کورٹ نے یہ بھی اعلان کیا کہ ٹیکس دہندہ ٹرسٹ کی جائیدادوں سے مستفید ہونے والے کے طور پر اس کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار ہے۔

ہائی کورٹ کے ذریعے خصوصی اجازت کے ساتھ منظور کیے گئے حکم کے خلاف، انکم ٹیکس کمشنر، پٹنہ نے اس عدالت میں اپیل کی ہے۔

اس اپیل میں جو بنیادی سوال طے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ آیا شق کی تیسری شق کے ذریعے۔ دفعہ 16(1)(c) کے مطابق، ٹیکس دہندہ کے علاوہ مستفیدین کو موصول ہونے والی آمدنی ایک ایسی تصفیے کی وجہ سے پیدا ہونے والی آمدنی ہے جو چھ سال سے زیادہ کی مدت کے لیے منسوخ کرنے کے قابل نہیں ہے، اور جس سے ٹیکس دہندہ کو براہ راست یا بالواسطہ کوئی فائدہ نہیں ملتا ہے۔ دفعہ 16(1)(c) فراہم کرتی ہے:

"(1) کسی ٹیکس دہندہ کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں

(a) -----

(b) -----

(c) کسی شخص کو تصفیے یا تصفیے کی وجہ سے پیدا ہونے والی تمام آمدنی، چاہے وہ قابل واپسی ہو یا نہ ہو، اور چاہے وہ ہندوستانی انکم ٹیکس (ترمیم) ایکٹ، 1939، (1939 کا VII) کے آغاز سے پہلے یا اس کے بعد، آباد کار یا تقسیم کار کی جائیداد میں باقی اثاثوں سے، آباد کار یا تقسیم کار

کی آمدنی سمجھی جائے گی، اور اثاثوں کی قابل واپسی منتقلی کی وجہ سے کسی بھی شخص کو ہونے والی تمام آمدنی منتقلی کار کی آمدنی سمجھی جائے گی۔

بشرطیکہ اس شق کے مقاصد کے لیے کوئی تصفیہ، تصفیہ یا منتقلی قابل واپسی سمجھی جائے گی اگر اس میں آمدنی یا اثاثوں کی براہ راست یا بالواسطہ طور پر آباد کار، تقسیم کار یا منتقلی کرنے والے کو دوبارہ منتقلی کے لیے کوئی دفعات شامل ہیں، یا کسی بھی طرح سے آباد کار، تقسیم کار یا منتقلی کرنے والے کو آمدنی یا اثاثوں پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر دوبارہ اقتدار حاصل کرنے کا حق دیتا ہے:

بشرطیکہ مزید یہ کہ اس شق کے مقصد کے لیے "تصفیہ یا طرز عمل" کا اظہار کسی بھی طرز عمل، اعتماد، عہد، معاہدے یا انتظام کو ظاہر کرے گا، اور تصفیہ یا طرز عمل کے سلسلے میں "آباد کار یا تقسیم کار" کا اظہار کسی بھی شخص کو شامل کرے گا جس کے ذریعے تصفیہ یا طرز عمل کیا گیا تھا:

بشرطیکہ یہ شق کسی ایسے تصفیہ یا تصفیہ کی وجہ سے کسی شخص کو ہونے والی کسی بھی آمدنی پر لاگو نہیں ہوگی جو چھ سال سے زیادہ کی مدت کے لیے یا اس شخص کی زندگی کے دوران منسوخ کرنے کے قابل نہیں ہے اور جس آمدنی سے آباد کار یا تقسیم کار کو کوئی براہ راست یا بالواسطہ فائدہ نہیں ملتا ہے بلکہ یہ کہ آباد کار مذکورہ آمدنی پر اس وقت اس کا اندازہ لگانے کا ذمہ دار ہوگا جب اسے منسوخ کرنے کا اختیار حاصل ہو۔

ہائی کورٹ نے فیصلہ دیا کہ ٹرسٹ کا دستاویز وہ ہے جس میں اثاثے آباد کار کی ملکیت رہے، لیکن چونکہ ٹرسٹ چھ سال کی مدت کے لیے منسوخ کرنے کے قابل نہیں تھا اس لیے مستفیدین (ٹیکس دہندہ کے علاوہ) کی طرف سے موصول ہونے والی آمدنی ٹیکس دہندہ کی آمدنی کے طور پر اس وقت تک ٹیکس کے قابل نہیں تھی جب تک کہ اس کے حق میں منسوخ کرنے کا اختیار پیدا نہ ہو جائے۔

اس اپیل میں متنازعہ نقطہ دفعہ 16 (1) (c) کے تیسرے التزام کے اطلاق کے بارے میں ہے، جس میں اصل شق آمدنی کے عمل سے مستثنی ہونے کی کوشش کی گئی ہے جو کسی بھی شخص کو ٹیکس دہندہ کے ذریعے طے شدہ تصفیہ کے تحت پیدا ہوتی ہے۔ تیسری شق کے اطلاق

کے لیے دو شرائط ضروری ہیں۔ (1) ٹرسٹ کو چھ سال سے زیادہ کی مدت کے لیے یا مستفید کی زندگی کے دوران منسوخ نہیں کیا جانا چاہیے اور (2) آباد کار یا تقسیم کار کو مستفید خانہ کو دی گئی آمدنی سے براہ راست یا بالواسطہ فائدہ نہیں ہونا چاہیے۔

کمشنر کے وکیل نے پہلی مثال میں دلیل دی کہ دفعہ 16 (1) (c) کی تیسری شق ٹیکس دہندہ کی طرف سے بنائے گئے ٹرسٹ پر لاگو ہوتی ہے کیونکہ درحقیقت اس پر عمل درآمد کی تاریخ کے چھ سال کے اندر اس دستاویز کو منسوخ کر دیا گیا تھا، اور یہ کہ کسی بھی صورت میں ٹرسٹ کے معاہدے کی صحیح تشریح پر اسے چھ سال کے اندر منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ یہ عرضی کہ ٹرسٹ کو حقیقت میں چھ سال کے اندر منسوخ کر دیا گیا تھا، کبھی بھی ریونیو حکام، ٹریبونل یا یہاں تک کہ ہائی کورٹ کے سامنے نہیں اٹھایا گیا اور یہ واضح طور پر غیر مستحکم ہے۔ یہ سچ ہے کہ 18 ستمبر 1946 کے دستاویز میں ٹیکس دہندہ کے ذریعے انجام دی گئی کچھ تقاریر ہیں، جن کا انداز "ٹرسٹ کی شرائط اور آئین میں مزید تبدیلی کے لیے دستاویز" ہے، جائزہ لینے والے دیکھتے ہیں کہ ذمہ داروں کا حوالہ شیڈول D میں دیا گیا ہے۔ 20 جنوری 1941 کے ٹرسٹ کے دستاویز کو مکمل طور پر خارج کر دیا گیا تھا اور مستفید ہونے والے اپنے متعلقہ حصص کے مطابق اضافی کرایہ، اجرا اور منافع وصول کر رہے تھے اور آباد کار نے 28 مئی 1946 کے ٹرسٹ کے ایک دستاویز کے ذریعے ٹرسٹ کی جائیدادوں کے کرایے، اجرا اور منافع کے ساتھ ساتھ کچھ اخراجات کو پورا کرنے کے لیے شری بھونیشوری ہری ہریش پرائیویٹ ٹرسٹ کے فنڈ میں اپنے ساتویں حصے کا ایک حصہ پہنچایا اور طے کیا تھا۔ لیکن یہ تشریح پہلی نظر میں اس بات کی نشاندہی بھی نہیں کرتی ہیں کہ ٹرسٹ کو کسی بھی وقت منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اس لیے ہم اس عدالت میں پہلی بار اٹھائے گئے اس نئے موقف پر غور نہیں کر سکتے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ 20 جنوری 1941 کے ڈیڈ آف ٹرسٹ کی اصل شق 43

کے تحت اگرچہ

ٹرسٹ کو واضح طور پر منسوخ کرنے کے قابل بنایا گیا تھا، اسے قرضوں کی ادائیگی اور شیڈول D میں مذکور واجبات کی ادائیگی سے پہلے منسوخ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ 45" ویں شق کے ذریعے

جسے 12 جنوری 1942 کے ترمیم کے دستاویز کے ذریعے شامل کیا گیا تھا، اس دستاویز کے تحت کیے گئے تصفیے کو مستقل، غیر متغیر اور ناقابل تنسیخ قرار دیا گیا تھا جہاں تک ترمیم کے دستاویز کے تحت پیدا ہونے والے سود کا تعلق ہے، اور یہ بھی کہ جب تک میں مذکور قرضے ناقابل تنسیخ ہیں۔ شیڈول اور ٹرسٹ کی دیگر واجبات بشمول ٹرسٹ کی جائیدادوں پر تمام واجبات کی مکمل ادائیگی اور ادائیگی نہیں کی گئی تھی اور جب تک در بھنگا کے مہاراجادھی راج یا کیپٹن مہاراج کمار گوپال سرن نارائن سنگھ کے حق میں لیز اچھے اور موثر رہے، جو بھی واقعہ آخری ہوا۔ یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ در بھنگا کے مہاراجادھی راج کے حق میں لیز 1965 تک اور کیپٹن مہاراج کمار گوپال سرن نارائن سنگھ کے حق میں لیز 1954 تک یقینی بنانا تھا۔ ترمیم کے دستاویز کی شق 45 کے ذریعے منسوخ کا حق اس وقت تک قابل استعمال نہیں تھا جب تک کہ در بھنگا کے مہاراجادھی راج اور کیپٹن مہاراج کمار گوپال سرن نارائن سنگھ کے حق میں تھیرا لیز اچھے اور موثر نہیں رہے، اور ہم یہ ماننے سے قاصر ہیں کہ ٹرسٹ کا معاہدہ چھ سال کے اندر قابل منسوخی تھا جیسا کہ ایکٹ کی دفعہ 16(1)(c) کے ذریعے فراہم کیا گیا ہے۔

کمشنر کی جانب سے متبادل مقامی میں اس بات پر زور دیا گیا کہ دفعہ 16(1)(c) کی تیسری شق ٹیکس دہندہ کو اس شق کے بنیادی حصے کے اطلاق کے خلاف تحفظ فراہم نہیں کرتی، کیونکہ ٹیکس دہندہ ٹرسٹ کے دستاویز کی شرائط کے تحت براہ راست فائدہ حاصل کر رہا تھا۔ تیسری شق میں، دو مجموعی شرائط ہیں جن کے وجود پر ذمہ داری سے استثنیٰ ہے کہ کسی تصفیے سے پیدا ہونے والی آمدنی کو ٹیکس دہندہ کی آمدنی میں شامل کیا جائے۔ دو شرائط کا اثر یہ ہے کہ، آمدنی کا وہ حصہ جو تصفیے کی وجہ سے کسی بھی شخص کو پیدا ہوتا ہے جو چھ سال کی مدت کے لیے منسوخ نہیں ہوتا ہے یا جو مستفید کی زندگی کے دوران منسوخ نہیں ہوتا ہے، آباد کار کی آمدنی میں شامل نہیں کیا جائے گا، بشرطیکہ ایسے شخص کی آمدنی سے آباد کار کو براہ راست یا بالواسطہ کوئی فائدہ حاصل نہ ہو۔ دفعہ 16(1)(c) کی تیسری شق اس آمدنی کو خارج کرنے کے لیے کام نہیں کرتی جو آباد کار مستفید کے طور پر وصول کرتا ہے، انکم ٹیکس کی ذمہ داری سے: یہ محض آمدنی کے اس حصے کو خارج کرتا ہے جو تصفیے کے دستاویز کے تحت کسی دوسرے شخص کو آباد کار کے ہاتھ

میں ٹیکس کی ذمہ داری سے دیا گیا ہے، اگر تیسری شق کے ذریعہ مقرر کردہ شرائط پوری ہو جائیں۔ کمشنر کی طرف سے یہ دلیل پیش کی گئی کہ اگر ٹرسٹ کے دستاویز کے تحت آباد کار نے طے شدہ جائیداد کی آمدنی کا کوئی حصہ مستفید کے طور پر اپنے لیے محفوظ کر لیا ہے، تو تیسرا پروویسو ٹرسٹ کے دستاویز پر لاگو نہیں ہوگا جو قانون کے سادہ الفاظ کے منافی ہے۔ تیسری شق کے لحاظ سے اصول شق کے عمل سے خارج ہوتا ہے کہ صرف آمدنی کا وہ حصہ جو تصفیے کے تحت کسی بھی شخص کے لیے پیدا ہوتا ہے:

یہ ٹرسٹ کے پورے دستاویز کو اپنے تحفظ سے نہیں ہٹاتا ہے، اگر آمدنی کا کچھ حصہ مقرر کردہ شرائط کے تحت نہیں آتا ہے یا اگر آباد کار آمدنی کے کسی حصے پر براہ راست یا بالواسطہ سو درکھتا ہے۔

آخر میں، یہ دعویٰ کیا گیا کہ تیسرا پروویسو صرف تصفیے یا طرز عمل کے اعمال کے حوالے سے کام کرتا ہے جن کا حوالہ شق (c) میں دیا گیا ہے، لیکن تصفیے یا طرز عمل کے اعمال کے حوالے سے نہیں جو پہلے پروویسو کے ذریعے پہلی شق کے ذریعے مذکور شرائط میں منسوخ کرنے کے قابل سمجھے جاتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، یہ پیش کیا جاتا ہے کہ پروویسو کا فائدہ ان صورتوں میں دستیاب نہیں ہے جہاں پروویسو کے ذریعے تصفیے یا تصرف کو قابل واپسی سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اس میں آمدنی یا اثاثوں کی براہ راست یا بالواسطہ طور پر آباد کار کو دوبارہ منتقلی کا التزام ہوتا ہے، یا کسی بھی طرح سے یہ آباد کار، تقسیم کار یا منتقلی کرنے والے کو آمدنی یا اثاثوں پر براہ راست یا بالواسطہ طور پر دوبارہ اختیار حاصل کرنے کا حق دیتا ہے۔ ہم اس دلیل سے بھی متفق نہیں ہو سکتے۔ پہلی شق کے مطابق، تصفیے، تصرف یا اس میں بیان کردہ کردار کی منتقلی، اصل شق کے مقصد کے لیے قابل منسوخی سمجھی جاتی ہے۔ پروویسو اور پروویسو II کا کام واضح طور پر وضاحتی ہے۔ اصطلاحات میں دوسری شق میں کہا گیا ہے کہ "تصفیے یا طرز عمل" کا اظہار کسی بھی طرز عمل، اعتماد، عہد، معاہدہ، یا انتظام کو شامل کرنا ہے، اور "آباد کار یا تقسیم کار" کا اظہار کسی بھی شخص کو شامل کرنا ہے جس کے ذریعے تصفیے یا طرز عمل کیا گیا تھا۔ اسی طرح پہلی شق میں کہا گیا ہے کہ سینٹیٹ، تصرف یا منتقلی، اگر وہ بیان کردہ نوعیت کے ہیں، تو اصل شق کے

مقصد کے لیے قابل واپسی منتقلی ہوگی۔ اگر یہ صحیح تشریح ہے، اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ہے، تو یہ ماننا ناممکن ہوگا کہ تیسرا پروویسو تصفیے، تصرف یا منتقلی کے سلسلے میں کام نہیں کرتا ہے جو اس شق کے مقصد کے لیے پہلے پروویسو کے ذریعے منسوخ کرنے کے قابل ہیں۔

بمبئی ہائی کورٹ کے رام جی کیشو جی بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی (1) کا نیا، جسٹس کے ذریعے طے شدہ مقدمے میں۔ دفعہ 16(1)(c) کی اسکیم پر غور کرتے ہوئے مشاہدہ کیا گیا:

"پہلا مرحلہ یہ ہے کہ جب اثاثوں کی قابل واپسی منتقلی ہوتی ہے، تب بھی اس طرح کے اثاثوں سے حاصل ہونے والی آمدنی کو آباد کار کی آمدنی سمجھا جاتا ہے۔ اگلا قانون پروویسو کے ذریعے وضاحت کرتا ہے کہ دستاویز کے بظاہر ناقابل تنسیخ ہونے کے باوجود کس چیز کو منسوخ کرنے کے قابل منتقلی سمجھا جائے گا۔ اس شرط کے لیے متعلقہ سوال یہ ہے: کیا یہ منتقلی منسوخ کی جاسکتی ہے کیونکہ یہ شرط میں موجود شرائط کو پورا کرتی ہے؟ اس سوال کا جواب صرف یہ ہو سکتا ہے، یہ قابل واپسی ہے، یا نہیں۔ اگر جواب منفی میں ہے، تو مزید بحث پیدا نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کے باوجود، دستاویز منسوخ کرنے کے قابل نہیں ہے اور اس لیے، یہ دفعہ 16(1)(c) کے تحت نہیں آتا ہے۔ اگر، تاہم، سوال کا جواب مثبت ہے، تو دستاویز اگرچہ بظاہر ناقابل تنسیخ ہے، اسے منسوخ سمجھا جاتا ہے، اور اس طرح سیکشن 16(1)(c) کی بنیادی شق کے معنی میں، اثاثوں کی ناقابل تنسیخ منتقلی بن جاتی ہے۔ اس مرحلے پر پہنچنے کے بعد، قانون مزید غور کرنے کے لیے آگے بڑھتا ہے کہ شق 3 میں کیا پایا گیا ہے۔ اسکیم ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ حقیقت میں، شق 1 کے ساتھ دفعہ 16(1)(c) کی دفعات کو پڑھنے کے بعد، منتقلی قابل واپسی ہے، پھر بھی قانون اس طرح کے تصفیے سے حاصل ہونے والی آمدنی کو آباد کار کی آمدنی پر غور نہیں کرے گا، بشرطیکہ تصفیہ چھ سال سے زیادہ کی مدت کے لیے یا اس شخص کی زندگی کے دوران قابل واپسی نہ ہو جس کے لیے آمدنی طے کی گئی ہو، اور اس کے علاوہ، جس سے آباد کار کو کوئی براہ راست یا براہ راست فائدہ حاصل نہ ہو۔

ہمارے خیال میں یہ حوالہ دفعہ 16(1)(c) کے تیسرے التزام کے اثر کا صحیح خلاصہ کرتا

ہے۔

لہذا ہائی کورٹ کا یہ فیصلہ درست تھا کہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 16 (1)(c) کی تیسری شق کی بنا پر، ٹیکس دہندہ کے علاوہ ٹرسٹ کے دستاویز کے تحت مستفیدین کو موصول ہونے والی آمدنی جب تک ٹیکس دہندہ کے پاس منسوخی کا اختیار پیدا نہیں ہوتا، اسے انکم ٹیکس کی تشخیص کے مقصد کے لیے ٹیکس دہندہ کی آمدنی نہیں سمجھا جاسکتا۔
اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ مسٹر دکر دی جاتی ہے۔

اپیل مسٹر دکر دی گئی۔

